مارکنگ اسکیم اردو

(Marking Scheme)

SUMMATIVE ASSESSMENT-II

مارچ 2015

اردو (کورس۔اے)

ممتحن حضرات کے لئے عام ہدایات:

(General Instructions for Head Examiners and Examiners)

ممتحن حضرات کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاً چیکنگ شروع کرنے سے قبل وہ کاپیوں کی چیکنگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کر لیں۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لئے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہوجاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لئے کافی غور و خوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کئے جا رہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز پر ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل

سکتا ہے۔لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے تاکہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جاسکے۔

امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔

ممتحن حضرات کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبا اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کر کے سی۔بی۔ایس۔ای۔سے حاصل کر سکتے ہیں اس لئے صدر ممتحن/ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کے مطابق ہو رہی ہے، وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔جائزہ لینے اور یہ اطمینان کرنے کے بعد ہی کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دے گا۔

(3) ممتحن حضرات کو کاپیاں جانچ کے لئے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(4) کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر، اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مدنظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

(5) اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیہ میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیئے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورہ کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو جو جواب زیادہ معیاری ہو اس پر نمبر دیا جائے اور کم معیاری جواب کو زائد (Extra) تصور کرتے ہوئے کاٹ کر وہاں Extra لکھ دیا جائے۔ اور اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ جواب تحریر کر دیتا ہے اور پھر غلطی سے یا جلد بازی میں انھیں کاٹ دیتا ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری جواب کو ہی مطلوبہ جواب تصور کرتے ہوئے نمبر دیے جائیں۔

(8) اگر کوئی طالب علم دئے گئے جوابات میں سے a،b،c،d لکھتا ہے یا عبارت لکھتا ہے تو اسے پورے نمبر دیے جائیں گے۔

(9) اگر کوئی طالب علم دئے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لئے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لئے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب دریافت کئے گئے سوالات سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(10) ممتحن حضرات کو سب ہی سیٹ کے سوال ناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی سے مطالعہ کرنا چاہیے۔ جس سے کہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم سے بخوبی واقف ہوسکیں۔

(11) ممتحن حضرات کو چاہیے کہ جواب کی ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز بیس سے پچیس کاپی چیک کرنے میں پانچ سے چھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(12) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(13) ممتحن حضرات کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ ان کے پاس ایک نمبر (1) سے لے کر نوے (90) نمبر تک کا پیمانہ ہے۔ برائے کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے میں گریز نہ کریں۔

(14) صدر ممتحن/ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی چیکنگ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر کراس (×) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے۔

(15) زبان وادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر حضرات یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

Code No. 5A

مارکنگ اسکیم

اردو (کورس۔اے)

کل نمبر 90 **وقت 3 گھنٹہ**

(حصہ۔ الف)

1۔ درج ذیل (غیر درسی) اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق سوالوں کے نیچے دیئے گئے چار جوابوں میں سے صحیح جواب چن کر اپنی کاپی میں لکھیے۔ 5

''ابوخاں کی بکری (1937) ذاکر صاحب کی معروف کہانیوں میں سے ایک ہے۔ بچوں کے لیے لکھی گئی یہ کہانی ذاکر صاحب کے تمثیلی اسلوب کی اچھی مثال ہے۔ یہ ایک ایسی پہاڑی بکری کی کہانی ہے جسے ابوخاں نے پالنے کی غرض سے خریدا ہے لیکن کچھ عرصے کے بعد ہی بکری جس کا نام ابوخاں نے چاندنی رکھا ہے پہاڑ کے دامن میں پہنچ جاتی ہے اور اپنی کھوئی ہوئی آزادی کو دوبارہ حاصل کر لیتی ہے۔ پہاڑ کے دامن میں ہری گھاس، کھلی فضا اور آزادی ضرور ہے لیکن وہاں بھیڑیا بھی ہے۔ چاندنی اس خطرے سے پوری طرح آگاہ ہے اور اس کے باوجود ابوخاں کے گھر کے مقابلے میں اس زندگی کو ترجیح دیتی ہے۔ اس کے کچھ دن بڑی خوشی اور اطمینان سے گزرے۔ آخر کار ایک دن بھیڑیے نے اسے تاکا اور چاندنی کے لیے اپنی حاصل کی ہوئی آزادی کی قیمت ادا کرنے کی آزمائش کی گھڑی آ گئی۔ اس نے بڑی ہمت سے بھیڑیے کا مقابلہ کیا۔ سینگوں سے پوری رات اپنا دفاع کرتی رہی لیکن صبح ہوتے ہوتے دم توڑ دیا۔''

(i) ذاکر صاحب کی معروف کہانیوں میں سے ایک

(a) گلی ڈنڈا ہے

(b) ابوخاں کی بکری ہے

(c) بھیک ہے

(d) فقیر ہے

جواب: (b) ابو خاں کی بکری ہے

(ii) ابوخاں نے بکری کا نام کیا رکھا

(a) چاندبی بی

(b) روشنی

(c) چاندنی

(d) سنہری

جواب: (c) چاندنی

(iii) بکری پہاڑ کے دامن میں کیوں پہنچ جاتی ہے؟

(a) اپنی کھوئی ہوئی آزادی حاصل کرنے کے لیے

(b) بھیڑیے سے دوستی کرنے کے لیے

(c) اپنے بچے سے ملنے کے لیے

(d) ابوخاں کی خدمت کرنے کے لیے

جواب: (a) اپنی کھوئی ہوئی آزادی حاصل کرنے کے لیے

(iv) پہاڑ کے دامن میں ہری ہری گھاس اور کھلی فضا کے ساتھ ساتھ اور کیا ہے؟

(a) آزادی بھی ہے

(b) بھیڑیا بھی ہے

(c) خطرہ بھی ہے

(d) اوپر کے تینوں صحیح ہیں

جواب: (d) اوپر کے تینوں صحیح ھیں

(v) ابوخاں نے بکری کو کیوں خریدا تھا؟

(a) بیچنے کے لیے

(b) پالنے کے لیے

(c) بھیڑیے کے ساتھ رکھنے کے لیے

(d) اپنے بچوں کو خوش کرنے کے لیے

جواب: (b) پالنے کے لیے

نوٹ: اگر طالب علم عبارت نہ لکھ کر صرف a،b،c،d سے نشاندہی کرتا ہے تو ایسی صورت میں بھی اسے پورے نمبر دیے جائیں گے۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 1×5 = 5

2۔ درج ذیل (غیر درسی) اشعار کو غور سے پڑھیے اور ان سے متعلق سوالوں کے نیچے دیے گئے چار جوابوں میں سے صحیح جواب چن کر اپنی کاپی میں لکھیے۔ 5

جب سے چمن چھوٹا ہے یہ حال ہو گیا ہے
دل غم کو کھا رہا ہے غم دل کو کھا رہا ہے
گانا اسے سمجھ کر خوش ہوں نہ سننے والے
دکھے ہوئے دلوں کی فریاد یہ صدا ہے
آزاد مجھ کو کر دے او قید کرنے والے
میں بے زباں ہوں قیدی تو چھوڑ کر دعا لے

(i) چمن چھٹنے سے پرندے کا کیا حال ہو گیا ہے؟

(a) پرندہ بہت خوش ہے

(b) پرندہ بہت غمگین ہے

(c) پرندہ اپنے آپ کو آزاد سمجھ رہا ہے

(d) پرندے کا بہت اچھا حال ہے

جواب: (b) پرندہ بہت غمگین ہے

(ii) گانا اسے سمجھ کر کون خوش نہ ہو؟

(a) گانے والے

(b) سننے والے

(c) گھومنے والے

(d) ڈھول بجانے والے

جواب: (b) سننے والے

(iii) پرندہ قید کرنے والے سے کیا فریاد کر رہا ہے؟

(a) قید میں رہنے کی

(b) دوستوں کو بلانے کی

(c) آزاد ہونے کی

(d) کھانا کھانے کی

جواب: (c) آزاد ہونے کی

(iv) بے زبان قیدی کون ہے؟

(a) پرندہ

(b) انسان

(c) باغ میں رہنے والا

(d) صیاد

جواب: (a) پرندہ

(v) پرندہ قید کرنے والے کو کیا مشورہ دے رہا ہے؟

(a) بہار کے موسم سے لطف اندوز ہونے کا

(b) کسی دوسرے کو قید کرنے کا

(c) پرندے کو چھوڑ کر تو دعا لے

(d) گانا گانے کا

جواب: (c) پرندے کو چھوڑ کر تو دعا لے

نوٹ: اگر طالب علم عبارت نہ لکھ کر صرف a،b،c،d سے نشاندہی کرتا ہے تو ایسی صورت میں بھی اسے پورے نمبر دیے جائیں گے۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 1× 5 = 5

3۔ درج ذیل میں سے کسی ایک عنوان پر 200 الفاظ کا مضمون لکھیے۔ 10

(الف) میرا پسندیدہ کھیل

(ب) چڑیا گھر کی سیر

(ج) بڑھتی ہوئی مہنگائی کا مسئلہ

(د) دوستی

جواب: (الف) **میرا پسندیدہ کھیل**

(i) تعارف مضمون/تمہید

(ii) نفس مضمون

(iii) انداز بیان

(iv) اختتام

(ب) **چڑیا گھر کی سیر**

(i) تعارف مضمون/تمہید

(ii) نفس مضمون

(iii) انداز بیان

(iv) اختتام

(ج) **بڑھتی ہوئی مہنگائی کا مسئلہ**

(i) تعارف مضمون/تمہید

(ii) نفس مضمون

(iii) انداز بیان

(iv) اختتام

(د) **دوستی**

(i) تعارف مضمون/تمہید

(ii) نفس مضمون

(iii) انداز بیان

(iv) اختتام

نمبروں کی تقسیم

تعارف مضمون/تمہید	2
نفس مضمون	4
انداز بیان	2
اختتام	2
کل نمبر	**10**

4۔ اپنے والد کو خط لکھ کر اپنی پڑھائی کے بارے میں بتائیے۔ 6

یا

ہیلتھ افسر کے نام خط لکھ کر اپنے علاقے میں پھیلی ہوئی گندگی کی طرف توجہ دلائیے اور ان سے کاروائی کرنے کی درخواست کیجیے۔

جواب: **خط**

(i) القاب وآداب

(ii) خط کا نفس مضمون

(iii) خط کا خاکہ

یا

درخواست

(i) القاب وآداب

(ii) نفس مضمون

(iii) خاکہ

نمبروں کی تقسیم

القاب وآداب	1
نفس مضمون	3
خاکہ	2
کل نمبر	**6**

5۔ (الف) 'کتابیں آ گئیں' اس جملے پر غور کیجیے اور بتائیے یہ فعل کی کون سی قسم ہے؟ 1 + 1 = 2

(ب) وہ فعل یعنی کام کرنے والا معلوم ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: (الف) فعل مجہول

(ب) فعل معروف

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 1+1 = 2

6۔ (الف) درج ذیل شعر میں کشتی مسکیں، جان پاک، دیوار یتیم سے کون سے صنعت بنتی ہے؟ اس کا نام اور تعریف لکھیے۔ 2 + 2 = 4

کشتی مسکیں و جان پاک و دیوار یتیم
علم موسیٰ بھی ہے تیرے سامنے حیرت فروش

(ب) کلام میں کسی بات کا وہ سبب بیان کرنا جو اس کا اصل سبب نہ ہو، کیا کہلاتا ہے؟ مثال کے ساتھ سمجھائیے۔

جواب: (الف) **تلمیح**

تعریف:- کلام میں کسی مشہور تاریخی واقعہ، مقام، نام یا کسی روایت کی طرف اشارہ کرنے کو تلمیح کہتے ہیں۔

نمبروں کی تقسیم

صنعت کا نام	1
تعریف	1
کل نمبر	**2**

(ب) **حسن تعلیل**

مثال:- پیاسی تھی جو سپاہ خدا تین رات کی

ساحل سے سر پٹکتی تھیں موجیں فرات کی

ساحل سے موجوں کا ٹکرانا فطری عمل ہے مگر شاعر نے اس کی وجہ سپاہ خدا کا تین دن سے پیاسا ہونا بتایا ہے جو اس کی اصل وجہ نہیں ہے۔

نمبروں کی تقسیم

صنعت کا نام	1
تعریف	1
کل نمبر	**2**

7- درج ذیل محاوروں اور کہاوتوں میں سے تین کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔ 6

(i) آسمان سے باتیں کرنا

(ii) آنکھوں میں دھول جھونکنا

(iii) بات کا بتنگڑ بنانا

(iv) جس کی لاٹھی اس کی بھینس

(v) ڈوبتے کو تنکے کا سہارا

جواب:

(i)	آسمان سے باتیں کرنا	:	بہت سی عمارتیں اتنی بلند ہیں لگتا کہ آسمان سے باتیں کر رہی ہوں۔
(ii)	آنکھوں میں دھول جھونکنا	:	آج کل کے بچے والدین کی آنکھوں میں دھول جھونک دیتے ہیں۔
(iii)	بات کا بتنگڑ بنانا	:	تمھاری تو عادت ہے بات کا بتنگڑ بنا دیتے ہو۔
(iv)	جس کی لاٹھی اس کی بھینس	:	آج جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا زمانہ ہے۔
(v)	ڈوبتے کو تنکے کا سہارا	:	تمھاری ذرا سی مدد ہمارے لیے ڈوبتے کو تنکا کا سہارا جیسی ہے۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 2 × 3 = 6

(حصہ ۔ب)

8۔ درج ذیل اقتباسات کو غور سے پڑھیے اور ان سے متعلق دیئے گئے سوالوں کے چار جوابوں میں سے صحیح جواب چن کر کاپی میں لکھیے۔ 5 + 5 = 10

(الف)

جب لاری اسٹینڈ پر پہنچی کیلاش اپنی بہنوں سمیت اترا تو اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے آج کوئی بہت بڑا تہوار ہے۔ جیسے پہاڑ اور ان کی چوٹیاں، درخت اور چڑیاں، آسمان اور سورج یہ سب کے سب انسانوں کے ساتھ مل جل کر جشن منا رہے ہیں۔ اس خوش گوار منظر میں کیلاش ایسا کھو گیا کہ اسے اپنی سخت بیماری کی وجہ سے زندگی کی طرف سے جو مایوسی تھی وہ بالکل دور ہوگئی اور ایسا محسوس ہونے لگا جیسے آسمان کو چومنے والے پہاڑ اشاروں میں کہہ رہے ہیں کہ ہماری شاندار صاف وشفاف اور دل کش دنیا میں بیماری اور مصیبتوں کا کیا کام۔ لاری اسٹینڈ سے ایک سڑک پر بل کھاتی ہوئی جھومتی

جھامتی آبادی کی طرف جاتی تھی اس نے کیلاش کو ایسا لبھایا کہ وہ نوکر سے جو اسباب کو اٹھوانے میں لگا ہوا تھا یہ کہہ کر کہ میں ڈاک بنگلے کی طرف چلتا ہوں، روانہ ہو گیا۔ راستہ بہت دلکش تھا اور قدرت کی نت نئی فیاضیوں سے مالا مال تھا۔

(i) درج بالا اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے؟

(a) ماحول بچایئے

(b) آزمائش

(c) بھیک

(d) چوری اور اس کا کفارہ

جواب: (c) بھیک

(ii) اس سبق کا مصنف کون ہے؟

(a) حیات اللہ انصاری

(b) محمد اسلم پرویز

(c) ابن انشا

(d) سید عابد حسین

جواب: (a) حیات اللہ انصاری

(iii) لاری اسٹینڈ سے ایک سڑک پر بل کھاتی ہوئی کہاں جا رہی تھی؟

(a) جنگل کی طرف

(b) پہاڑوں کی طرف

(c) آبادی کی طرف

(d) دریا کی طرف

جواب: (c) آبادی کی طرف

(iv) جب لاری اسٹینڈ پر پہنچی تو کیلاش نے محسوس کیا جیسے

(a) آج کوئی بڑا میلہ لگا ہوا ہے

(b) آج وہ ٹھیک ہو جائے گا

(c) آج کوئی بڑا تہوار ہے

(d) آج وہ بہت اداس ہے

جواب: (c) **آج کوئی بڑا تہوار ہے**

(v) بیماری کی وجہ سے کیلاش کی زندگی کی طرف سے جو مایوسی تھی وہ کیوں دور ہو گئی؟

(a) خوش گوار منظر کی وجہ سے

(b) لاری میں بیٹھنے کی وجہ سے

(c) بہنوں کے ساتھ جانے کی وجہ

(d) رجنی کی وجہ سے

جواب: (a) **خوش گوار منظر کی وجہ سے**

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر **1×5 = 5**

(ب)

ہوا اور پانی کی کثافت کو قابو میں رکھنے کے لیے قدرت نے بڑا اچھا انتظام کر رکھا ہے۔ زمین کے سینے میں پھیلے ہوئے جنگلات یہ کام بخوبی انجام دیتے ہیں۔ ہوا کی آلودگی کو درخت اور دیگر پودے جذب کر لیتے ہیں نیز ان ہرے جانداروں سے خارج ہونے والی آکسیجن گیس ہوا کے زہریلے پن کو بھی کم کرتی ہے۔ تاہم افسوس کی بات یہ ہے کہ جنگلات بھی انسان کی دسترس سے محفوظ نہ رہے۔ کہیں پر رہائش کے لیے جنگلات کو صاف کیا گیا تو کہیں کھیتی باڑی کے لیے جنگلات کاٹے گئے یا پھر کارخانوں اور فیکٹریوں کو قائم کرنے کے لیے جنگلات کو ختم کیا گیا۔ ان سب باتوں کا

نتیجہ یہ ہوا کہ یہ ہرا غلاف اترنے لگا جس کی وجہ سے آلودگی میں مزید اضافہ ہوا۔

(i) درج بالا اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے؟

(a) اشتہارات ضرورت نہیں ہے، کے

(b) ماحول بچائیے

(c) آزمائش

(d) بھیک

جواب: (b) ماحول بچائیے

(ii) اس سبق کا مصنف کون ہے؟

(a) عابد حسین

(b) محمد اسلم پرویز

(c) ابن انشا

(d) حیات اللہ انصاری

جواب: (b) محمد اسلم پرویز

(iii) ہوا اور پانی کی کثافت کو قابو میں رکھنے کے لیے

(a) موٹر گاڑیوں نے انتظام کر رکھا ہے

(b) حکومت نے بڑا اچھا انتظام کر رکھا ہے

(c) لڑکوں نے بڑا اچھا انتظام کر رکھا ہے

(d) قدرت نے بڑا اچھا انتظام کر رکھا ہے

جواب: (d) قدرت نے بڑا اچھا انتظام کر رکھا ہے

(iv) جنگلات اور پیڑ پودے کاٹنے کا نتیجہ کیا ہوا؟

(a) آلودگی میں اضافہ ہوا

(b) زمین کے پانی میں اضافہ ہوا

(c) بچے صحت مند رہنے لگے

(d) قدرتی وسائل میں اضافہ ہوا

جواب: (a) آلودگی میں اضافہ ہوا

(v) جنگلات اور پودے کیا کام کرتے ہیں؟

(a) ہوائی آلودگی کو بڑھا دیتے ہیں

(b) ہوا کی آلودگی کو جذب کر لیتے ہیں

(c) ہوا میں زہریلے مادہ کو پھیلا دیتے ہیں

(d) ہوا میں تیزابیت کو بڑھا دیتے ہیں

جواب: (b) ہوا کی آلودگی کو جذب کر لیتے ہیں

نوٹ: اگر طالب علم عبارت نہ لکھ کر صرف a،b،c،d سے نشاندہی کرتا ہے تو پورے نمبر دیے جائیں گے۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 1×5 = 5

9۔ اشتہارات ''ضرورت نہیں ہے'' کے کی روشنی میں ابن انشا کی مضمون نگاری پر نوٹ لکھیے۔ 4

یا

''چوری اس کا کفارہ'' کا خلاصہ لکھیے۔

جواب: ابن انشا نے سماج میں پھیلی ناہمواریوں پر نشتر زنی اس طرح کی ہے کہ اس کی باریک بین نظر سماج کے رستے ناسوروں

کی ایک ایک جزئیات تک پہنچ جاتی ہے۔ابن انشا اردو اور فارسی کے الفاظ کے ساتھ محاورہ روزمرہ اور انگریزی الفاظ کا استعمال اس برجستگی کے ساتھ کرتے ہیں کہ طنز و مزاح کے ساتھ تحریر میں ادبی شان پیدا ہو جاتی ہے اور قاری بھی مسکرانے لگتا ہے۔ابن انشا کا مضمون ''اشتہارات ضرورت نہیں ہے، کے'' کے ذریعے پتہ چلتا ہے کہ مضمون اپنے اندر ایک جہاں معنی رکھتا ہے اور ہمیں قدم قدم پر دعوت فکر دیتا ہے۔

یا

مہاتما گاندھی نے اس مضمون میں اپنی شخصی کمزوریوں کو ظاہر کیا ہے۔اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا اعتراف کیا اور اس طرح اپنی اصلاح کی۔ان کے ایک دوست نے جو کہ خود تندرست و توانا تھا اور گاندھی کمزور پتلے دبلے، دوست نے ان کو مشورہ دیا کہ دیکھو میں گوشت کھاتا ہوں اس لیے تندرست ہوں، تم بھی کھایا کرو۔گاندھی جی نے اس بات میں سچائی دیکھی اور دوست کے کہنے پر عمل کیا۔دوست کے ساتھ چھپ کر گوشت کھایا۔اس کے بعد سگریٹ وغیرہ پی جبکہ ان کے گھر والوں کو گوشت سے سخت نفرت تھی۔گاندھی جی کو جب اس بات کا احساس ہوا تو اپنے والد کو اپنی اس حرکت کے بارے میں اعتراف نامہ لکھ کر والد کے ہاتھ میں دیا۔باپ نے پڑھا اور ٹپ ٹپ آنسو کے قطرے اس کاغذ پر پڑے۔ان قطروں نے ان کے دل کو پاک کر دیا اور گناہ کو دھو ڈالا۔اپنے گناہ کا اعتراف کر کے انہیں پورا اطمینان ہو گیا کہ گناہ کا اعتراف ہی اس کا کفارہ ہے۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر **1 × 4 = 4**

10۔ درج ذیل میں سے دو سوالوں کے جواب لکھیے۔ 2+2 = 4

(i) رام سہائے مل کے دروازے پر سپاہی آئے تو اس نے کیوں کہا کہ میرے پاس امان کا پروانہ ہے؟

(ii) مہاتما گاندھی نے اپنی غلطیوں کے کفارے کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا؟

(iii) اطلاع عام کے اشتہار میں کیا کہا گیا ہے؟

(iv) پہاڑ پر چڑھتے وقت رجنی اور اس کے بہن بھائیوں کے جذبات کیا تھے؟

جواب:

i) امان کا پروانہ انگریزوں کا دیا ہوا معافی نامہ تھا۔اس لیے رام سہائے مل نے سپاہی کو تلاشی دینے اور گھر میں داخل ہونے سے روک دیا۔

ii) مہاتما گاندھی نے اپنی غلطیوں کا اعتراف اپنے والد کو لکھ کر کیا اور ان سے سزا دینے کے لیے بھی کہا اور یہ بھی وعدہ کیا کہ وہ آئندہ ایسا ہرگز نہیں کریں گے؟

iii) اطلاع عام کے اشتہار میں کہا گیا ہے کہ راقم محمد دین ولد فتح دین کریانہ مرچنٹ اطلاع دیتا ہے کہ اس کا بیٹا رحمت اللہ نافرمان ہے اور نہ وہ اوباشوں کی صحبت میں رہتا ہے لہٰذا اسے جائیداد سے عاق کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔آئندہ جو صاحب اسے کوئی ادھار وغیرہ دیں وہ میری ذمہ داری پر دیں گے۔

iv) پہاڑ پر چڑھتے وقت رجنی اور اس کے بہن بھائیوں کے جذبات اس طرح کے تھے کہ پیٹ خالی تھے، چہرے تھکے ہوئے تھے لیکن دلوں میں ایک امید تھی کہ اوپر پہنچ کر انھیں کھانا بھی ملے گا، کپڑے بھی اور سر چھپانے کے لیے جگہ بھی۔اسی امید کے ساتھ بچوں کا قافلہ آگے بڑھ رہا تھا۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 4 = 2 + 2

11۔ درج ذیل اشعار کو غور سے پڑھیے اور ان سے متعلق دیے گئے چار جوابوں میں سے صحیح جواب چن کر کاپی میں لکھیے۔ 8 = 4 + 4

(الف)

میں کامیاب دید بھی محروم دید بھی
جلووں کے ازدھام نے حیراں بنا دیا
یوں مسکرائے جان سی کلیوں میں پڑ گئی
یوں لب کشا ہوئے کہ گلستاں بنا دیا

وہ شورشیں نظام، جہاں جس کے دم سے ہے
جب مختصر کیا انھیں انساں بنا دیا

ہم اس نگاہ ناز کو سمجھے تھے نیشتر
تم نے تو مسکرا کے رگ جاں بنا دیا

(i) درج بالا اشعار کے شاعر کا نام کیا ہے؟

(a) یاس یگانہ

(b) شاد عظیم آبادی

(c) فانی بدایونی

(d) اصغر گونڈوی

جواب: (d) اصغر گونڈوی

(ii) یہ اشعار ہیں

(a) غزل کے

(b) نظم کے

(c) رباعی کے

(d) مرثیے کے

جواب: (a) غزل کے

(iii) محبوب کے 'لب کشا' ہونے سے کیا ہوا؟

(a) انسان بنا دیا

(b) رگ جاں بنا دیا

(c) گلستاں بنادیا

(d) حیراں بنادیا

جواب: (c) گلستاں بنادیا

(iv) دنیا میں شورشیں کس کی وجہ سے ہیں؟

(a) بچوں کی وجہ سے

(b) انسان کی وجہ سے

(c) شاعر کی وجہ سے

(d) محبوب کی وجہ سے

جواب: (b) انسان کی وجہ سے

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر **1×4 = 4**

(ب)

او دیس سے آنے والے بتا!

کیا گاؤں پہ اب بھی ساون میں — برکھا کی بہاریں چھاتی ہیں
معصوم گھروں سے بھور بھئے — چکی کی صدائیں آتی ہیں
اور یاد میں اپنے میکے کی — بچھڑی ہوئی سکھیاں گاتی ہیں

او دیس سے آنے والے بتا!

(i) درج بالا بند کس نظم سے لیا گیا ہے؟

(a) گرمی اور دیہاتی بازار

(b) او دیس سے آنے والے بتا!

(c) آندھی

(d) بہار کا موسم

جواب: (b) او دیس سے آنے والے بتا!

(ii) اس نظم کے شاعر کا نام کیا ہے؟

(a) فراق گورکھپوری

(b) کیفی اعظمی

(c) اقبال

(d) اختر شیرانی

جواب: (d) اختر شیرانی

(iii) اس بند میں شاعر کس کس کو یاد کر رہا ہے؟

(a) ناقوس کی صدائیں

(b) جنگل کی ہوائیں

(c) برکھا کی بہاریں، چکی کی صدائیں

(d) ساون کی گھٹائیں

جواب: (c) برکھا کی بہاریں، چکی کی صدائیں

(iv) بچھڑی ہوئی سکھیاں کس کی یاد میں گاتی ہیں؟

(a) میکے کی

(b) برکھا کی بہاروں کی

(c) ساون کی گھٹاؤں کی

(d) معصوم بچوں کی

جواب: (a) **میکے کی**

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 4 = 1×4

12۔ کیفی اعظمی کی نظم ''آندھی'' کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔ 4

یا

آپ کے نصاب میں شامل فراق گورکھپوری کی رباعیوں میں کیا پیغام دیا گیا ہے۔ اسے اپنے لفظوں میں تحریر کیجیے۔

جواب: **نظم ''آندھی''**

کیفی اعظمی نے جنگ آزادی سے متاثر ہو کر لکھی ہے۔ اس نظم میں انھوں نے اہل وطن کو جنگ آزادی میں کود پڑنے کی دعوت دی ہے۔ انھوں نے اپنی قوم کو خواب غفلت سے بیدار کیا ہے اور برطانوی سامراجیت کے خلاف کھڑا ہونے کی ترغیب دلائی ہے۔ نظم کے ابتدائی دو بندوں میں آندھی کی شدت اور زور کا ذکر کیا ہے۔ تیسرے بند میں نظم کا مرکزی خیال ابھرتا ہے کہ ''آندھی'' دراصل ظلم و ستم کے خلاف عوامی جدوجہد اور آزادی کے لیے انقلابی ماحول کی عکاسی ہے۔

یا

نصاب میں شامل فراق گورکھپوری کی رباعیوں میں مندرجہ ذیل پیغام دیا گیا ہے۔

فراق گورکھپوری نے اپنی پہلی رباعی میں فرد کے بجائے قوم کی تقدیر بنانے کی بات کہی ہے اور قوم کی تقدیر اسی وقت بن سکتی ہے جب سب لوگ مل کر کوشش کریں۔ یعنی ایک شخص کی تقدیر یا اس کی ترقی کوئی معنی نہیں رکھتی بلکہ تقدیر تو قوموں کی ہوتی ہے۔ اس رباعی میں انھوں نے قوم کو مل جل کر کام کرنے کا پیغام دیا ہے۔ دوسری رباعی میں فراق گورکھپوری نے ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونے کا پیغام دیا ہے۔ انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ دوسروں کے کام

آئے۔اس کے دل میں دردمندی اور انسان دوستی ہو۔

نمبروں کی تقسیم

1× 4 = 4 **کل نمبر**

13۔ درج ذیل میں سے دو سوالوں کے جواب لکھیے۔ 2 + 2 = 4

(i) 'موت ملے تو مفت نہ لوں ہستی کی کیا ہستی ہے' اس مصرعہ میں ہستی کی ہستی سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(ii) ''آلام روزگار'' کو شاعر نے اپنے لیے کس طرح آسان بنایا ہے؟

(iii) ''کسی کے روپ میں تم بھی تو اپنے درشن دو'' شاعر یہ کس سے کہہ رہا ہے؟

(iv) حسن عمل اور راست گوئی سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب:

(i) اس مصرعے میں ہستی کی ہستی سے شاعر کی مراد زندگی کو غیر اہم سمجھنا ہے کیونکہ اس کو زندگی پسند نہیں ہے۔اس کے برعکس موت پسند ہے پھر بھی اسے مفت لینا گوارہ نہیں ہے۔

(ii) آلازم روزگار کو شاعر نے غم یار تصور کر لیا ہے اور محبوب کا غم مصیبت نہیں بلکہ اس کے لیے راحت ہے۔اس لیے آلام روزگار شاعر کے لیے دل کش ہیں۔

(iii) ''کسی کے روپ میں تم بھی تو اپنے درشن دو'' شاعر یہ خدا سے کہہ رہا ہے۔

(iv) حسن عمل سے شاعر کی مراد ہے عمل صالح اور راست گوئی سے مطلب حق کی راہ اختیار کرنا اور ہمیشہ سچ بولنا۔

نمبروں کی تقسیم

2 + 2 = 4 **کل نمبر**

(حصہ-ج)

14۔ درج ذیل میں سے صرف ایک سوال کا جواب لکھیے۔

(الف) افسانہ 'من کا طوطا' یا 'سخی' کا خلاصہ لکھیے۔

(ب) جگر صاحب یا مرزا چپاتی کے بارے میں مختصر لکھیے۔

جواب: (الف) **خلاصہ—افسانہ 'من کا طوطا'**

من کا طوطا مطلب دل سے اٹھنے والی خواہشات تمنائیں۔ اس کہانی میں بتایا گیا ہے کہ انسان کے اندر اس کی خواہش انسان کو اکساتی رہتی ہیں۔ عقل انسان کو کھل کر کام نہیں کرنے دیتی وہ اسے اونچ نیچ سمجھاتی رہتی ہے۔ اسی لیے انسان عقل کی وجہ سے بہت سے کام کرنے سے ہچکچاتا ہے۔ اس لیے من کا طوطا عقل کی دنیا کو محدود بتاتا ہے اسے عقل کی پاسبانی منظور نہیں۔ انسان کی خواہش پوری ہوں یا نہ ہوں وہ ان کے لیے مسلسل کوشش کرتا رہتا ہے۔ من کا طوطا اسے اڑائے پھرتا ہے۔ وہ تھک کر مایوس ہو کر نہیں بیٹھتا۔

یا

سخی

اس کہانی میں مولا بخش نام کا آدمی ان پڑھ ہے اور اپنے گھر سے دور ملازمت یا محنت کر کے جو کماتا ہے اپنے گھر منی آرڈر کر کے ہر ماہ پیسہ اپنی بیوی کے پاس بھیجتا ہے۔ پیسہ بھیجنے کے لیے دوسروں سے فارم بھرواتا ہے۔ کہانی کا مصنف ہوٹل میں بیٹھا لوگوں کو دیکھ رہا ہے۔ لوگ کھانا پینا کر رہے ہیں۔ کہ اچانک مولا بخش اس کے پاس آیا اور پیسہ اپنے گھر بھیجنے کے لیے مجھے دیا اور میں نے وہ پیسے اپنی جیب میں رکھے کیونکہ مصنف کو خود اس کی ضرورت تھی۔ وہ پیسے اس نے خرچ کر لیے۔ ایک دن دیکھا کہ ایک لاش اسٹریچر پر پڑی ہے۔ اس کے کفن دفن کے لیے چندہ ہو رہا ہے۔ دیکھنے پر پتہ چلا کہ وہی مولا بخش کی لاش ہے بجائے اس کے کہ مولا بخش کا پیسہ اس کی بیوی سکینہ کے پاس جاتا اس سے مصنف کا خرچہ چلا اور جو چند روپیہ بچے تھے وہ مصنف نے ایک سخی انسان کی طرح مولا بخش کے کفن دفن کے لیے چندہ کے طور پر دے دیے۔

(ب) جگر صاحب

جگر صاحب بہت ہی نفاست پسند تھے یہی نفاست پسندی ان کی شاعری اور شخصیت دونوں میں نمایاں نظر آتی ہے۔ جگر صاحب کے شعری کارنامے امٹ ہیں۔جگر صاحب کی سوچ اور اس کے اظہار اور عمل کا تضاد نہیں۔جگر صاحب بڑے خوش مذاق ہیں۔دوسروں کو دیکھ کر کھل اور کھُل جاتے ہیں۔جگر صاحب اپنی باتوں میں بعض وقت ایسے ڈوب جاتے ہیں کہ دوسروں کے پلے کچھ نہیں پڑتا۔ان کی باتیں غزل کی شعر ہوتی ہیں۔گفتگو میں اضافتوں کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں جیسا کہ کسی پڑھے لکھے انسان سے باتیں ہو رہی ہوں،جگر صاحب کے خط کا مضمون تقریباً ایک ہی طرح کا ملتا جلتا ہوتا تھا وہی خلوص،وہی محبت،ہر ایک سے ایک سطح پر ملیں گے خواہ کوئی گورنر جنزل ہو خواہ معمولی کلرک۔ مشرقیت ان کی رگ و پے میں موجزن ہے۔طبیعت میں جماؤ نہیں۔ذرا سی خلاف طبیعت بات ہوئی تو سمجھئے کہ آئی شامت احباب سے ملنے میں پہل کرتے۔

یا

مرزا چپاتی کے بارے میں

مرزا چپاتی بہادر شاہ ظفر کے بھانجے تھے،گورا رنگ،بڑی بڑی ابلی ہوئی آنکھیں،لمبا قد،شانوں پر سے تھوڑا جھکا ہوا، چوڑا شفاف ماتھا،تیموری داڑھی،چنگیزی ناک اور مغلی ہاڑ۔مزاج میں رنگیلا پن تھا۔وضع داری برقرار تھی۔کبوتر بازی، پتنگ بازی،مرغ بازی،تیراکی،شطرنج خوب کھیلتے تھے۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 4× 1 = 4

15۔ درج ذیل میں سے صرف دو کے مختصر جواب لکھیے۔ 3 + 3 = 6

(i) اماں جان دوشالے کی حفاظت کے لیے کیا کیا تدبیریں کرتی تھیں؟

(ii) ’’تمھاری عقل کی دنیا اتنی چھوٹی ہے کہ میرا اس میں دم گھٹنے لگا ہے۔‘‘ طوطے نے ایسا کیوں کہا؟

(iii) مرزا چپاتی نے اردو زبان کی جو قسمیں بتائی ہیں ان کے نام اور خصوصیات لکھیے۔

(iv) محمد طفیل نے یہ کیوں کہا کہ جگر صاحب کی باتیں غزل کے شعر ہوتی ہیں؟

جواب:

(i) اماں جان دوشالے کی حفاظت کے لیے مختلف تدبیریں کیا کرتی تھیں وہ اپنی کوٹھری میں کسی کو آنے نہیں دیتی تھیں۔ انھوں نے دوشالے کو چار تہہ کر کے صندوق میں سب سے نیچے رکھ دیا تھا۔ وہ ہر وقت ہوشیار رہتی تھیں تا کہ کوئی ان کا دوشالہ چرا کر نہ لے جائے۔

(ii) عقل انسان کو کھل کر کام نہیں کرنے دیتی وہ اسے اونچ نیچ سمجھاتی رہتی ہے۔ اس لیے انسان اپنی عقل کی وجہ سے بہت سے کام کرنے سے ہچکچاتا ہے۔ اس لیے من کا طوطا عقل کی دنیا کو محدود بتاتا ہے اور اسے عقل کی پاسبانی منظور نہیں۔

(iii) مرزا چپاتی نے اردو کی درج ذیل قسمیں اور ان کی خصوصیات بتائیں۔

اردوئے معلی:— وہ زبان جسے بہادر شاہ ظفر اور ان کے تعلق دار یا پھر قدیم دہلی کے شرفا بولا کرتے تھے

قل آعوذ اردو:— یہ زبان مولوی، واعظ اور عالم لوگ استعمال کرتے تھے۔

خود رنگی اردو:— اخباری اور صحافتی اردو جس میں اخبار اور رسالے نکلتے ہیں۔

ھڑ دنگی اردو:— یہ وہ زبان ہے جسے مسخرے یا منہ پھٹ لوگ بولتے تھے۔

لفنگی اردو:— اس کو لٹھ مار، کڑاکے دار بھی کہا جاتا ہے۔ اسے پہلوان، کرخندار ضلع جگت کے ماہر وغیرہ بولتے تھے۔

فرنگی اردو:— وہ اردو جسے انگریز لوگ بولتے تھے۔

سر بھنگی اردو:— چرسیوں، بھنگڑوں، بے نواؤں اور تکیہ داروں کی زبان ہے۔

(iv) محمد طفیل نے اپنے خاکہ ''جگر صاحب'' میں ان کی باتیں غزل کا شعر ہوتی ہیں اس لیے کہا ہے کہ جس طرح غزل کے شعر اپنے مفہوم کے اعتبار سے الگ الگ حیثیت رکھتے ہیں اسی طرح جگر صاحب کی گفتگو میں اضافتوں کا زیادہ استعمال بھی ان کی بات چیت کو شاعری بنا دیتا ہے۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 3+ 3 = 6

16۔ افسانہ، خاکہ، غزل میں سے کسی ایک پر جامع نوٹ لکھیے۔

جواب:

افسانہ

(i) افسانہ کا آغاز بیسوی صدی کی ابتدا میں ہوتا ہے۔ افسانہ میں زندگی کی سچائیوں کا بیان ہوتا ہے۔ مختلف نقادوں نے افسانے کی مختلف تعریفیں بیان کی ہیں۔ ایک نقاد کے مطابق افسانہ ایک ایسی نثری تخلیق ہے جو ایک ہی نشست میں پڑھی جا سکے۔ ایک دوسرے نقاد کا قول ہے کہ افسانے میں بنیادی چیز وحدتِ تاثر ہے۔ کہانی کے اختصار کے ساتھ افسانہ مختصر زندگی کے کسی اہم گوشے کو ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ اردو کے اہم افسانہ نگاروں میں پریم چند، علی عباس حسینی، سعادت حسن منٹو، عصمت چغتائی، راجندر سنگھ بیدی، کرشن چندر، غلام عباس، قرۃ العین حیدر اور انتظار حسین کے نام لیے جا سکتے ہیں۔

خاکہ

خاکہ سے مراد ایک ایسی نثری تحریر ہے جس میں کسی شخصیت کی منفرد اور نمایاں خصوصیات کو اس انداز سے بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی مکمل تصویر آنکھوں کے سامنے آجائے۔ خاکہ نگاری سوانح نگاری سے مختلف ہے۔ اس میں سوانح حیات کی طرح واقعات ترتیب وار نہیں لکھے جاتے اور نہ ہی تمام واقعات کا بیان ضروری ہوتا ہے۔ بلکہ خاکہ نگار ایسی شخصیت کا خاکہ لکھتا ہے جس سے وہ کسی نہ کسی طور پر متاثر ہوتا ہے۔ اس لیے خاکہ میں شخصیت کی خوبی اور خامیوں کے بیان میں دشمنی وانا کا پہلو نہیں آنا چاہیے بلکہ خامیوں کے بیان میں بھی اپنائیت کا احساس ہونا چاہیے۔

غزل

عام طور پر غزل سے شاعری کی وہ صنف مراد لی جاتی ہے جس میں عورتوں سے یا محبوب سے باتیں کی گئی ہوں۔

غزل اردو شاعری کی سب سے زیادہ مقبول عام صنف ہے۔ آج کل غزل میں عشقیہ شاعری کے ساتھ ساتھ دوسرے مضامین بھی داخل ہوگئے ہیں۔ غزل میں مضامین کی قید نہیں، عام طور پر غزل میں پانچ یا سات اشعار ہوتے ہیں۔ غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا

Strictly Confidential

تخلص استعمال کرتا ہے مقطع کہلاتا ہے۔غزل کا سب سے اچھا شعر بیت الغزل یا شاہ بیت کہلاتا ہے۔
میرؔ تقی میرؔ اور غالبؔ اردو کے مشہور غزل گو شاعر ہیں۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 1× 4 = 4

17۔ اردو زبان کی ابتدا پر مختصر نوٹ لکھیے۔ 4

یا

اردو زبان کا آغاز کہاں اور کس زمانے میں ہوا؟ مختصر الفاظ میں بیان کیجیے۔

جواب: **اردو زبان کی ابتدا**

ہندوستان میں آریوں کی آمد کے بعد زبان کی تبدیلی کا جو عمل شروع ہوا تھا اس میں مسلمانوں کے فتح دہلی کے بعد تیزی آ گئی اور نواح دہلی کی مقامی بولیوں بالخصوص کھڑی بولی میں عربی، فارسی اور ترکی زبانوں کے الفاظ بکثرت داخل ہونے لگے۔نتیجتاً رفتہ رفتہ ایک نئی زبان وجود میں آئی جو ابتداً ہندوی، ہندی، گجری، دکنی اور ریختہ وغیرہ کے ناموں سے جانی گئی اور آگے چل کر اردو کے نام سے مشہور ہوئی۔اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ اردو ایک جدید ہند آریائی زبان ہے جو ہندوستان ہی میں پیدا ہوئی پلی بڑھی اور پروان چڑھی۔

یا

اردو زبان کا آغاز کہاں ہوا اس کے بارے میں مختلف نظریات ہیں۔اس کا تعلق پنجاب، سندھ اور دکن سے جوڑا جاتا ہے۔مسعود حسن خاں دہلی اور اس کے اطراف کو اردو کی جائے پیدائش قرار دیتے ہیں اور یہی نظریہ زیادہ قابل قبول قرار پایا ہے۔اردو زبان کی ابتدا مسلمانوں کی آمد اور مسلمانوں کی حکومت کے قیام کے زمانے سے ہوتا ہے۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 1× 4 = 4